بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از نورِ پاک قرآں صبح صفا دمیدہ ٭ بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ (المسیح الموعود)

قرآن عظیم کے نور سے دنیا کو منور کرنے کی غرض سے یورپ کا کامیاب دورہ کرنے کے بعد

سیدنا و مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہلِ وفائے ربوہ کی طرف سے اپنے محبوب و مشفق امام کا نہایت پرتپاک اور مخلصانہ خیر مقدم

لاہور سے ربوہ تک کے سفر میں جگہ جگہ والہانہ عقیدت و محبت کے ایمان افروز نظارے

ربوہ ۲۶ تبوک۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل اور اس کا سراسر احسان ہے کہ آخر وہ مبارک و مسعود ساعت آ پہنچی جس کا اہل وفائے ربوہ دلی دعائیں کرتے ہوئے کم و بیش اڑھائی ماہ سے مسلسل منتظر تھے۔ الحمد للہ کہ ہماری دردمندانہ التجائیں اور متضرعانہ دعائیں بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئیں اور آج پھر ہم اپنی جان سے زیادہ عزیز امام، روحِ روانِ ربوہ، موعود نافلہ، ناصرِ دینِ متین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بخیر و عافیت اپنے درمیان موجود پا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں۔ ہمارے سر اور قلوب اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں جس کی رحمت و برکت نے ہمیں یہ دن دکھایا۔

یہ سب ہے تیرا احساں، تجھ پر نثار ہو جاں ٭ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

الحمد للہ کہ ۲۶ تبوک ۱۳۵۲ ہش بروز بدھ (۲۶ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۹۳ ہجری) پونے دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع سیدہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و دیگر ارکان قافلہ اپنے نہایت کامیاب و کامران سفر یورپ کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور بے حد و حساب فضلوں کے درمیان بخیر و عافیت واپس مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں وارد ہوئے۔ اہل ربوہ نے نہایت مخلصانہ طور پر پرتپاک طریق سے حضور کا خیر مقدم کرتے ہوئے

اھلاً و سھلاً و مرحبا

عرض کیا۔ مسجد مبارک سے ملحق میدان میں جملہ مرکزی تنظیموں کے نمائندگان نے حضور کی خدمت میں ہار پیش کئے جس کے بعد حضور نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ناظر و وکلاء اور افسران صیغہ جات، صدران محلہ جات اور جملہ مرکزی تنظیموں کے نمائندگان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔

لاہور میں ورود مسعود اور روانگی

جونہی کراچی سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۶ ستمبر کی صبح کو بذریعہ ہوائی جہاز ...... لاہور تشریف لا رہے ہیں ربوہ ...... کے علاوہ لاہور کی جماعت کی طرف سے بھی حضور کا شایان شان خیر مقدم کرنے کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ کیونکہ مہجور قلوب کی افسردگی خوشی اور انبساط میں بدلنے والی تھی، اور انتظار کے صبر آزما لمحات اب ختم ہونے کے قریب تھے۔

ربوہ سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنے بعض رفقاء کار کے ہمراہ استقبال کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر احباب ربوہ اپنے طور پر بھی لاہور پہنچ گئے۔ جماعت لاہور نے جملہ حلقہ جات میں حضور کی تشریف آوری کی اطلاع کر دی چنانچہ ۲۶ ستمبر کی صبح کو احباب جوق در جوق ہوائی اڈے پہ پہنچنے لگے حتیٰ کہ حضور کی تشریف آوری کے وقت ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی تھی

۹ بجکر ۳ منٹ پر پی آئی اے کا طیارہ حضور کو لے کر لاہور کے ہوائی مستقر پر اترا۔ یہ طیارہ آٹھ بجے صبح کراچی سے روانہ ہوا تھا جبکہ کراچی کے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے امیر صاحب کی سرکردگی میں حضور کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا تھا۔ طیارہ لاہور میں اترا محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے مرکز کا نمائندوں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، اسلام آباد اور شیخوپورہ کے امراء جماعت اور مقامی جماعت کے چیدہ اصحاب کے ہمراہ آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر جماعت لاہور کے دو عزیز بچوں نے حضور کی خدمت میں گلدستے پیش کئے۔ حضور ان اصحاب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد کچھ عرصہ مہمانان خصوصی کے کمرہ میں تشریف فرما رہے جہاں حضور نے دیگر ارکان قافلہ کے ہمراہ چائے نوش فرمائی۔ اور اہل مغرب کو تبلیغ اسلام کے نہایت ایمان افروز حالات پر مشتمل گفتگو فرماتے رہے۔ سوا نو بجے حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد حضور ساڑھے دس بجے بذریعہ کار ہوائی اڈے سے روانہ ہوئے جبکہ کم و بیش ۵۰ کاروں میں بہت سے مقامی اور بیرونی اصحاب کو بھی حضور کے ہمراہ روانہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور دیگر ارکان قافلہ (جن میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے، محترم صاحبزادہ شاہد احمد صاحب پاشا

(باقی صفحہ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
بروز جمعہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ شعبان ۱۳۹۳ھ، ۲۸ تبوک ۱۳۵۲ہش، ۲۸ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۲۰

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت، دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر تبوک ۱۳۵۲ ہش

امامِ ہُمام کا شایانِ شان استقبال

الحمدللہ ثم الحمدللہ اہلِ وفائے ربوہ اور دیگر وفاشعار احبابِ سلسلۂ احمدیہ کی شبانہ روز دُعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہوئیں۔ خدائے منّان کے خاص فضل و احسان کے نتیجہ میں اُن کا دل و جان سے عزیز آقا، اُن کا ماں باپ سے بڑھ کر مشفق و مہربان، قُدرتِ حق کا زندہ نشان، اقلیمِ دل و جان کا والی و حکمران یورپ کی سرزمین کو انوارِ قرآنی سے بقعۂ نور بنانے کے سامان کرنے کے بعد ۲۶ر ماہِ تبوک ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۳ء) بروز چہارشنبہ مرکزِ سلسلہ ربوہ میں بخیر و عافیت ان کے درمیان واپس تشریف لے آیا۔

کس طرح تیرا کریں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لائیں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اِس طرح گِن گِن کر گھڑیاں گزارنے والے لاکھوں لاکھ مہجور دِلوں کی اڑھائی ماہ طویل ہجر کی کلفت دیکھتے ہی دیکھتے دُور ہوگئی۔ بالخصوص ربوہ کے ہر پیر و جواں کے جسم و جاں میں ہنستی کھیلتی ایک نئی زندگی و نئی توانائی اور یہاں کی سُونی فضاؤں میں بادِ بہاراں کی تر و تازگی عود کر آئی۔ ہر کوئی خوشی سے جھُوم اُٹھا۔ سب نے ہی خوشی کے نعرے لگاتے اور خیر مقدمی نغمے الاپتے ہوئے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے اور اِس والہانہ انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کہنے کی سعادت حاصل کی (دل گواہی دیتا ہے اور دل کی گواہی سچّی ہوتی ہے) کہ جاں نثار و فداکار خُدّام و فاشعار کے اِس ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کو دیکھ کر آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھے ہوں گے اور ایک دفعہ پھر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کی جیتی جاگتی تصویر دیکھ کر فلک بھی وجد میں آئے بغیر نہ رہا ہوگا کہ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ

ان کی اس نئی حیاتِ بیکراں اور دلوں میں جنم لینے والی نئی تاب و تواں کے زیرِ اثر خدمتِ دین کا فریضہ بجالانے اور دین کی سربلندی کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کے جوان حوصلے اور بھی جوان ہو گئے۔ وہ گزشتہ دس ہفتوں سے اپنے امامِ ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے حقائق و معارفِ قرآن نیز دین کی ضروریات اور تقاضوں کے مسحورکن بیان سُننے سے محروم تھے۔ اب ان کے دلی ارمان پورے ہونے کے پھر سے سامان ہونے کو ہیں اسی لئے وہ اشاعتِ قرآنِ مجید کے عظیم منصوبے کے یورپ میں بھی رُوبعمل آنے سے متعلق حضور ایدہ اللہ کی ہر آواز پر لبیک کہنے کیلئے پہلے ہی تیار ہو چکے ہیں۔ وہ اِس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ حضور دیارِ مغرب میں حاصل ہونے والی جن نئی کامیابیوں کا مژدۂ جانفزا لے کر واپس تشریف لائے ہیں ان کے جلو میں نئی ذمہ داریاں بھی آرہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان نئی ذمہ داریوں کے استقبال کے بھی اتنے ہی مشتاق ہیں جتنا کہ وہ ان نئی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے والے وجودِ باجود کی تشریف آوری کے منتظر و مشتاق تھے۔

آج جماعتِ احمدیہ کے ایثار پیشہ افراد سے زیادہ اِس حقیقت سے کوئی اور باخبر و آگاہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نئی کامیابیاں اپنے ساتھ نئی ذمہ داریاں بھی لاتی ہیں اور ان نئی ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہی مزید عظیم الشان کامیابیوں کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ وہ کیوں نہ باخبر ہوں جبکہ جماعتِ احمدیہ کی اسّی سالہ تاریخ تمام تر نصرتِ الٰہی کے ماتحت ملنے والی نت نئی کامیابیوں اور ہر بار ان کے جلو میں آنے والی پہلے سے بڑی اور عظیم تر ذمہ داریوں کی بجاآوری کے تسلسل سے ہی عبارت ہے۔ انہی کامیابیوں اور ان کے جلو میں آنے والی نئی ذمہ داریوں اور پھر ان ذمہ داریوں کی بجاآوری کے نتیجہ میں ملنے والی عظیم تر کامیابیوں کا یہ خوشکن تسلسل جو وسیع سے وسیع اور عمیق سے عمیق تر ہوتا چلا جارہا ہے اہلِ دُنیا کے لئے حیرت و استعجاب کا اور جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے ازدیادِ ایمان و ایقان اور ازدیادِ علم و عرفان کا موجب ہے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

سلام بحضور امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السّلام اے وارثِ تختِ خلافت السّلام
السّلام اے صاحبِ تاجِ امامت السّلام

السّلام اے گوہرِ دُرجِ شرافت السّلام
السّلام اے دُرِّ شہوارِ ولایت السّلام

السّلام اے آفتابِ چرخِ ملّت السّلام
السّلام اے نیّرِ بُرجِ سعادت السّلام

السّلام اے شہریارِ شہرِ اُلفت السّلام
السّلام اے شہسوارِ راہِ نصرت السّلام

السّلام اے مردِ اسرافیل صُورت السّلام
السّلام اے صُورِ پیغامِ محبّت السّلام

السّلام اے چشمۂ لُطف و عنایت السّلام
السّلام اے منبعِ جُود و سخاوت السّلام

السّلام اے باغبانِ باغِ ملّت السّلام
السّلام اے مظہرِ رضوانِ جنّت السّلام

السّلام اے واقفِ مغزِ شریعت السّلام
السّلام اے رہبر و خضرِ طریقت السّلام

السّلام اے ماحیٔ کفر و ضلالت السّلام
السّلام اے دافعِ جادوئے ظلمت السّلام

السّلام اے قاطعِ رگ ہائے بدعت السّلام
السّلام اے ہادیٔ راہِ ہدایت السّلام

السّلام اے جانِ ما رُوحِ جماعت السّلام
السّلام اے ناظمِ نظم و نظامت السّلام

السّلام اے حافظِ قرآں امامِ کامگار
السّلام اے ناشرِ نشر و اشاعت السّلام

السّلام اے نُورِ چشمِ حضرتِ فضلِ عمرؓ
السّلام اے زینتِ آغوشِ نُصرت السّلام

السّلام اے ناصرِ دینِ محمّد مصطفیٰؐ
السّلام اے یُوسفِ کنعانِ اُمّت السّلام

السّلام اے قُدرتِ ثانی بطورِ نافلہ
السّلام اے مظہرِ شہکارِ قدرت السّلام

السّلام اے شاہدِ معنیٰ و رازِ لَم یَزَل
السّلام اے کاشفِ سِرِّ حقیقت السّلام

السّلام اے خضرِ راہِ کہکشانِ معرفت
السّلام اے ماہِ پروینِ محبّت السّلام

السّلام اے شہگُلِ فردوسِ عرفان و یقیں
السّلام اے عندلیبِ باغِ وحدت السّلام

السّلام اے حضرتِ اقدس امیرالمومنین
السّلام اے قیسؔ کے مرشد امام الکاملین

رمضان المبارک کی برکات و فیوض

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

اسلامی عبادات کی غرض

اسلام میں عبادت کی بنیادی غرض یہ ہے کہ انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کے مطابق بسر ہو اور معرفت الٰہی حاصل ہو۔ اسلام نے ہر مسلمان کو اس غرض کے لئے عملی طور پر تیار کرنے کے لئے مکمل لائحہ عمل بنایا۔ اس بلند اور مبارک مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات فرض کی ہیں۔ اسلامی معاشرہ کے قیام میں ان کی اہمیت اور افادیت مسلّم ہے رمضان کی ایک ماہ کی عبادت بھی اسی غرض کے لئے فرض کی گئی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی وحدت ملی اور فکری کا نظام مکمل ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کے ایام میں فرزندانِ اسلام چاہے وہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہوں، روزوں کی عبادت اور روحانی رفعت میں وقت گذارتے ہیں گو وہ الگ الگ شہروں اور ممالک میں رہتے ہیں لیکن رمضان میں ان کے خیالات و افکار میں وحدت و یگانگت ہوتی ہے۔ اسلام کا نظامِ عبادت ہر جگہ اور ہر ملک میں ان پر اثر انداز ہوتا ہے

روزوں کی فرضیت

اسلام کے پانچ ارکان میں سے چوتھا رکن روزہ ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ناقابل برداشت مظالم کے پیش نظر جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو اس ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں ہر بالغ مسلمان پر روزے فرض کئے گئے بشرطیکہ وہ مسافر یا بیمار نہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں روزہ کی فرضیت کے متعلق مندرجہ ذیل نص وارد ہوئی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

یہ وہ قرآنی نص ہے جس کے ذریعہ امت مسلمہ پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔

عصر حاضر میں الحاد اور ذہنی آوارگی کا عام انتشار ہے خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ پر روزے فرض کر کے فرزندانِ اسلام پر احسان فرمایا ہے۔ ان کا یہ احسان جو سراسر ہمارے لئے برکت، رحمت اور نور ہے۔ ہماری جملہ اخلاقی، اقتصادی اور معاشی کمزوریوں، قباحتوں اور بیماریوں کا علاج اور تریاق ہے۔ روزہ اپنے احکام کی رُو سے بعض پابندیوں کے ساتھ در اصل ایک اجتماعی فرض کو لئے ہوئے ہے اور ملتِ اسلامیہ کے ہر فرزند پر فرض ہے کہ وہ احکامِ خداوندی اور ارشادات رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر پورا ایک ماہ روزے رکھے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلامی روزہ کے نظام کے عملی اور اجتماعی نتائج بڑے حیرت انگیز اور خوش کن ہیں۔ روزے ہماری انفرادی اور قومی زندگی کے ہر گوشہ میں مشعل اور قندیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روزوں کے احکام پر عمل کرتے ہوئے قوم میں انقلابی روح پیدا کی جا سکتی ہے یہی وہ انقلاب ہے جس کا تقاضا قرآن کریم ہم سے کرتا ہے چنانچہ اس قسم کے تعمیری انقلاب کا ذکر قرآن کریم میں یوں کیا گیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حالات کو اسی صورت میں بدلتا ہے جب کہ وہ لوگ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔

آج کی تہذیب جو فیشن اور طرز سازی کو لئے ہوئے یورپ اور امریکہ سے آئی ہے ہمارے اسلاف اس سے کوسوں دور تھے یہ عریانی اور فحاشی کے نظارے دلفریب مناظر ہیں مگر یہ سب کچھ فریب اور بے حیائی ہے۔ مغربی تہذیب کے دلدادہ اسکو آزادی کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن اسلامی معاشرہ میں یہ بربادی اور تخریب کا حکم رکھتی ہے ؎

مجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
جو ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں ہے عیاری

روزہ کا مقام اسلامی معاشرہ میں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزہ کے مقاصدِ ثلاثہ قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں :-

۱- لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔
تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی اور اجتماعی کمزوریوں سے بچو

۲- وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق اس کی عظمت بیان کرو۔

۳- لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
تاکہ تم اس کا شکر کرو

ا- تقویٰ کا حصول روزہ سے اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایک مسلمان کے قلب میں خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے ہر کام میں رضا ربانی کو مد نظر رکھتا ہے اور اس خوبی کی وجہ سے اُسے بُرے کاموں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اچھے کاموں کی طرف رغبت اور میلان ہو جاتا ہے کیونکہ متقی شخص وہ ہوتا ہے جس کی زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق ہو۔

ب- روزہ سے دوسری غرض اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعتراف ہے یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کا تصور بھی دل میں نہ آئے اور حقیقی توحید کا زبان اور دل سے اعتراف کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی کے لئے وقف کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ جب رمضان کے روزے ختم ہو جاتے ہیں تو عید الفطر کی تقریب میں کثرت سے تکبیرات کہنے کا ارشاد ہے۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔

ج- تیسری غرض روزوں سے اظہار شکر ہے۔ عربی زبان میں شکر کے معنے قدر کرنے اور پورا حق ادا کرنے کے ہیں خدا تعالیٰ کا حقیقی شکر یہ ہے کہ انسان کے جملہ اعضاء، دماغ، دل زبان، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کام کریں اور ان اعضاء سے جائز کام لیا جائے تب ایک انسان کہہ سکتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہوں۔ رمضان میں عملی طور پر شکر کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ روزہ ہر سال ایک مہینہ میں ہم سے اس قسم کے تقاضے اور مطالبات کرتا ہے جس کا تعلق ہماری اجتماعی ٹریننگ سے ہے۔ وقت مقررہ پر روزہ رکھنا ہوتا ہے اور وقت مقررہ پر ہی . . .

. . . .

. . . . . .

افطاری کرنی ہوتی ہے اور جو مسلمان روزہ رکھتا ہے باوجود پیاس کی شدت کے وہ پانی کی ایک بوند بھی نہیں پی سکتا بھوک کی حالت میں اسے کھانے کی طرف رغبت ہی نہیں ہوتی۔ یہ کتنا زبردست ایمان اور یقین ہے اللہ اور رسول کے ارشاد پر۔ یہ وہ خشیت اللہ کا مقام ہے کہ جس نے روزہ دار کے اندر قوتِ یقین پیدا کر دی۔ جب امیر اور غریب روزہ رکھتے ہیں تو ان کی معاشرت میں ایک نوع کی یگانگت اور مساوات ہوتی ہے یہ فقراء اور پسماندہ طبقہ کے حقوق کی طرف توجہ دلانے کا عملی طریقہ ہے امراء کو بھوک کے احساس کا تجربہ روزہ کے ذریعہ کروایا جاتا ہے رمضان شریف میں تراویح اور تہجد کے لئے غیر معمولی اہتمام کرنا پڑتا ہے پیاس اور بھوک کی وجہ سے انسانی حس تیز ہو جاتی ہے انسانی ضمیر اس عبادت اور فاقہ کی ریاضت کی صورت میں سوال کرتا ہے کہ میری قوم کے فقراء اور غرباء کا کیا حال ہوگا جن کو کھانے کے لئے میسر نہیں، جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے اور وہ لوگ جن کو حالیہ سیلاب نے توڑ کر رکھ دیا ہے۔ یتامیٰ اور بیوگان پر کیا گزرتی ہوگی جو تاحال شبینہ کے محتاج ہیں جن کے آرام اور زندگی کے سہارے تہہ خموشاں میں دائمی نیند سو رہے ہیں۔ ایسی خاص اور پر کیف فضا میں ہر عاقل یہ محسوس کرتا ہے کہ بلاشبہ روزہ ایک انقلابی تحریک

ہے جو قوم میں یگانگت، وحدت، باہمی محبت اخوت مساوات، مواسات محنت اور شدائد کی برداشت، اطاعت حسن سلوک امیر اور فقیر کے تعلقات میں اعتدال، صلہ رحمی، عفت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ اور کامل انہماک اور سب سے بڑھ کر روزہ خشیت اللہ پیدا کرتا ہے۔ ارکان اسلام میں سے روزہ عالمی اسلامی محبت اور برادری کی تکوین کرتا ہے۔ جو مکان اور زمان کی پابندی سے آزاد ہے۔

دوسری طرف روزہ کی وجہ سے فخر و تکبر انانیت، دھوکہ، بدعہدی جھوٹ، نفس پروری، اسراف، رشوت سود، شراب نوشی، سنگدلی، بے حیائی اور بدکاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ روزہ کے ذریعہ جہاں انفرادی اخلاق ابھرتے ہیں وہاں قومی اخلاق بھی ترقی کرتے ہیں لگاتار فاقہ اور پیاس کی برداشت سے استقامت حاصل ہوتی ہے اور جفاکشی کی عادت بڑھ جاتی ہے۔

ایک اور فائدہ روزہ سے یہ ہے کہ مسلسل بھوک اور پیاس کی برداشت سے انسان کی بہیمیت اور حیوانیت کا احساس کمزور ہو جاتا ہے۔ عیاشی اور فحاشی اور دوسری شہوانی خواہشات دب جاتی ہیں اور اس طریقہ سے دل دماغ متاثر ہوتے ہیں اب شخص بدنظری اور بدگوئی سے رک جاتا ہے اور ایسے انسان میں ضبط و نظم کی پابندی پیدا ہو جاتی ہے اور خود اعتمادی کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ بھی یہ ہے کہ اس میں روحانی تپش ہوتی ہے۔ جو ایمانی حرارت میں اضافہ کرتی ہے۔ عربی زبان میں رمض کے معنے پتھروں کی گرمی یا سورج کی گرمی کے ہیں۔ رمضان کی جمع رمضانات، رماضین ارمضاء ارمضة ہے (المنجد)

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں

لانه یرمض الذنوب ای یحرقها

یعنی رمضان گناہوں کو بھسم کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام رمضان ہے۔

فضائل روزہ احادیث نبویہ کی روشنی میں

اسلام میں روزہ کے فضائل کے لئے احادیث الرسول کا مفید مجموعہ پیش کیا جاتا ہے۔ تا قارئین کو معلوم ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ جیسے رکن اسلام کی کتنی عظیم الشان اہمیت بیان فرمائی ہے

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع میں ہی قوم اور فرد کی زندگی ہے۔

جنت کے دروازے کھلنے کا ماہ مبارک

حضور فرماتے ہیں:-

۱- عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة (ترمذی)

یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں دوزخ کا کوئی دروازہ مطلقاً نہیں کھولا جاتا جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رک جا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ رمضان میں کئی لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے اور یہ کارروائی ماہ رمضان میں ہر روز ہوتی ہے"

اللہ! اللہ!! ماہ رمضان کی فضیلت اور روزوں کے حسن پر یہ حدیث کیسی جامع و مانع ہے۔

اسی مبارک مہینہ کے ماحول میں یکایک تبدیلی آجاتی ہے ہر طرف ذکر الٰہی تلاوت قرآن کریم اور درس قرآن مجید و حدیث نبویؐ وعظ و نصیحت کی مجالس کا انعقاد امراء فقراء کی خدمت کرتے ہیں۔

الغرض یہ مبارک مہینہ نیکی کا ندا کرتا ہے

محترم میاں نظام الدین صاحب آف چک ۲۷۹ T.D.A تحصیل لیہ کی وفات

مورخہ ۱۴ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ۱½ بجے محترم میاں نظام الدین صاحب چک ۲۷۹ ٹی ڈی اے تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ مکرم مولوی صدرالدین صاحب فاضل سابق مبلغ ایران اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال کے خسر تھے۔ مرحوم نے حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب کی تحریک اور ایک مبشر خواب کی بناء پر بغیر کسی تامل کے بیعت کا خط لکھ دیا مگر حضور اقدس علیہ السلام کی زیارت قادیان جا کر نہ کر سکے۔ آپ کے پانچ بیٹے ہیں جو برسر روزگار ہیں۔ اور تین بیٹیاں ہیں جو صاحب اولاد ہیں۔ آپ تہجد گزار۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور دیانتدار اور خلافت احمدیہ کے فدائی تھے۔ موصی تھے ان کے بڑے بیٹے محمد اعظم ان کو ٹرک کے ذریعہ ربوہ لائے اور ۱۵ ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین۔

شیطانی خیالات سے رکنے کا مہینہ

۲- عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین (البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا آغاز ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں کیا ہی بد قسمت ہے وہ شخص جو اس مبارک ماہ کے فضائل اور خصائص اخلاقیہ سے باوجود معلوم ہونے کے فائدہ نہ اٹھائے۔ اس نیکی اور عبادت کی عام فضا میں اطاعت ربانی کی توفیق ملتی ہے۔ لہذا ان تمام امور کے نتیجہ میں ان لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے ان پر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانی ماحول اور غلبہ ان کو زیر نہیں کر سکتا شیطان ایسے نیک اشخاص کے سامنے عاجز اور بے بس ہو جاتا ہے

رمضان سخاوت اور خیرات کا مہینہ ہے

۳- عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی رمضان کان جبرئیل یلقاه کل لیلة فی رمضان یعرض علیه النبی صلی الله علیه وسلم القرآن فاذا لقیه جبرئیل کان اجود بالخیر من الریح المرسلة (البخاری)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مال کی سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے رمضان المبارک میں آپ کی یہ عادت اور بھی زیادہ ترقی کر جاتی رمضان کی ہر رات جبرئیل آپ سے ملا کرتے اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید کا دور سنایا کرتے تھے جب حضرت جبرئیل آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت اور خیرات خدا کی بھیجی ہوا سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

چونکہ رمضان شریف میں فاقہ اور اکل و شرب کا پرہیز ان کو قوت احساس دلاتا ہے اس لئے قدرتی طور پر ان فقراء اور مساکین کی خدمت کرنے پر بھی مجبور ہونا ہے۔ (باقی)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

وہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر دلی بصیرت کے ساتھ جانتے ہیں کہ اس تسلسل کے جاری و ساری رہنے میں ہی ان کے فائز المرام اور اسلام کے حق میں ساری دنیا کے رام ہونے کا راز مضمر ہے۔

پس اشاعتِ قرآنِ عظیم کے عظیم منصوبہ کو بلاد یورپ میں بھی روبعمل لانے کے انتظامات کا آغاز کرنے کے بعد وہاں سے کامیاب و بامراد مراجعت پر ہم اپنے مظفر و منصور امام عالی مقام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کو صمیم قلب سے خوش آمدید کہنے اور

اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

کہنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے جملہ جاں نثار و فداکار اور مخلص و وفا شعار ایثار پیشہ احباب کی طرف سے اُن نئی اور پہلے سے عظیم تر ذمہ داریوں کو بھی اسی ذوق و شوق کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہیں۔ جو حضور کے اس للّٰہی سفر کے کامیاب اختتام کے بعد ہم پر عاید ہونے والی ہیں۔ امام ہمام کے شایانِ شان استقبال کا یہی وہ اسلامی طریق ہے جس کے ہم افرادِ جماعتِ احمدیہ اوّل دن سے عادی چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ذمہ داریوں کو پورے اخلاص اور پورے جذبہ و جوش سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے تا ہماری جانب سے اپنے امام ہمام کا یہ استقبال اللہ تعالیٰ کی جناب میں حقیقی استقبال شمار ہو۔ اور ہم اور ہماری نسلیں عنداللہ سرخرو قرار پائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

ماہنامہ الفرقان ربوہ
کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک

رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔ سالانہ چندہ صرف -/۸ روپے۔ (مینیجر)

پختہ مکان قابل فروخت

ایک باموقعہ پختہ اور ہر لحاظ سے مکمل مکان مشتمل بر پانچ کمرہ۔ دو برآمدہ، اور دو صحن ۱۰ مرلہ زمین جو محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں اچھی جگہ واقع ہے قابلِ فروخت ہے۔ ضرورتمند احباب اوّلین فرصت میں شاہد کلاتھ ہاؤس متصل رحمت بازار ربوہ سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت رجوع کریں۔

مبارکہ شوکت۔ اہلیہ حکیم فضل الٰہی۔ دارالرحمت غربی ربوہ۔

PILES بواسیر (خونی و بادی)

جناب چوہدری نور محمد صاحب چیف اکاؤنٹنٹ کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ لوبے والا ضلع ملتان نے لکھا۔ "میں نے پائلز کیور PILES CURE استعمال کی۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ ایک سال گزر چکا ہے نہ خون آیا اور نہ کھجلی ہوئی۔ یہاں تک کہ مسے سکڑ کر قریب الاختتام ہو گئے ہیں"۔ قیمت مکمل کورس -/۱۲ وی پی -/۷۰/۱۲

کیور ہیلو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار۔ ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ پروڈکشن برانچ فون نمبر ۶۰۷

ناظمین اطفال الاحمدیہ ماہ وفا و ظہور (جولائی و اگست) کی رپورٹیں جلد ارسال فرماویں۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

واقفین زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز یکم اخاء (یکم اکتوبر ۷۳ء) بروز سوموار صبح ۸½ بجے ہوگا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے

مندرجہ ذیل واقفین زندگی طلباء مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے اگر ان میں سے کسی کی تعلیم میٹرک سے کم ہے تو انہیں انٹرویو کے لئے آنے کی ضرورت نہیں صرف دفتر ھذا کو اطلاع دے دیں۔

ان کے علاوہ ایسے نوجوان جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اگر ان کا نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ بھی فوری طور پر دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

۳۔ جن طلباء نے امسال میٹرک یا اس سے اوپر کا کوئی امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا۔ یا کمپارٹمنٹ آئی ہے یا عنقریب امتحان دیں گے اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ بھی وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا آئندہ انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کاروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام امیدوار واقف زندگی	ولدیت مع پتہ
۱	عنایت اللہ صاحب زاہد	عطاء اللہ صاحب مصطفیٰ فارم نزد کنری ضلع تھرپارکر
۲	مقصود احمد صاحب	چوہدری رحیم بخش صاحب۔ جمیس آباد "
۳	مبشر احمد صاحب	علی اصغر صاحب ابڑو۔ کلانھ بازار۔ وارہ۔ (لاڑکانہ)
۴	سیف اللہ خان صاحب	غوث بخش صاحب بلوچ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ
۵	رفیع احمد صاحب فاروق	حکیم ظفر احمد صاحب فاروقی رتنال سنگھ سٹریٹ گوالمنڈی۔ کوئٹہ
۶	سعید احمد خان صاحب	حکیم فضل محمد صاحب دار الفضل دواخانہ بہتی ضلع پشاور
۷	منور احمد صاحب	چوہدری فضل حسین صاحب چک ۹۰/۱۲ ایل ضلع ساہیوال
۸	مسعود احمد "	محمد حسین صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن "
۹	منظور احمد صاحب اٹھوال	ذوالفقار علی صاحب اٹھوال چک ۲۷۳/ای۔ بی۔ "
۱۰	انوار احمد صاحب انوار	محمد طفیل صاحب چک ۱۲۸/۹۔ ایل "
۱۱	مسعود احمد صاحب "	عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
۱۲	نسیم احمد نسیم "	شہباز احمد صاحب باجوہ چونڈہ " "
۱۳	خواجہ مقبول احمد "	بشیر احمد صاحب موضع مرل " "
۱۴	ملک منور احمد "	محلہ مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ شہر
۱۵	خواجہ مقبول احمد بٹ "	خواجہ منظور احمد صاحب بٹ بدوملہی حال ربوہ
۱۶	ملک منور احمد احسان "	ملک محمد شریف صاحب محمود آباد ضلع جہلم
۱۷	غلام اللہ طاہر "	صوفی عنایت اللہ صاحب شیخ وڑائچاں ضلع گجرات
۱۸	عبدالرشید خاور "	قریشی غلام رسول صاحب موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۱۹	خدا بخش ناصر "	چوہدری مولا بخش صاحب اعظم مارکیٹ لاہور حال ربوہ
۲۰	عبدالمنان خان "	محمد سرور خان صاحب بھٹی بمقام لکڑ دیگی تحصیل و ضلع شیخوپورہ
۲۱	مہر جاوید "	محمد اقبال صاحب۔ پیپلز کالونی ۲۔ لائلپور
۲۲	حمید اللہ "	حکیم رحیم بخش صاحب چک ۱۹۱ آر۔ بی۔ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور
۲۳	مہر عبدالباسط "	مولوی مہر عبدالرحیم صاحب چک ۱۷ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا
۲۴	محمد افضل ظفر "	علی محمد صاحب کھوکھر تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۲۵	جلیل احمد شریف "	بشیر الدین صاحب رحمت بازار۔ ربوہ

پیور الفلفا ٹانک

تمام جسمانی کمزوریاں دور کرتا ہے خون پیدا کرتا ہے فولاد اور کیلشیم کی کمی دور کرتا ہے خوب بھوک لگاتا ہے اور غذا جزو بدن بناتا ہے

قیمت -/۳ ڈبل سے -/۵۰ شاہد ہومیو اینڈ بائیوکیمک سٹور رحمت بازار ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ربوہ میں ورود مسعود

بقیہ صفحہ اوّل

اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے پر مشتمل تھا کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ امیر مقامی ربوہ اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ بھی حضور کے ہمراہ کراچی سے واپس تشریف لائے یہ دونوں اصحاب چند روز قبل کراچی تشریف لے گئے تھے۔ کاروں کا یہ قافلہ شاہراہ قائداعظم اور راوی روڈ سے گزرتا ہوا شیخوپورہ، شاہ کوٹ اور لائل پور کے راستے ربوہ روانہ ہوا۔ لاہور سے شیخوپورہ تک جگہ جگہ لاہور کے احمدی نوجوان حضور کے خیر مقدم کے لئے حاضر تھے۔ اس سے آگے شیخوپورہ کے خدام اور راستے میں آنے والے مختلف قصبات و دیہات کے احباب بھی مختلف مقامات پر حاضر ہو کر حضور کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کر رہے تھے۔ حضور ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتے رہے۔ شیخوپورہ سے آگے انیسویں میل پر حضور کچھ دیر کے لئے رکے جس کے بعد پھر قافلہ روانہ ہو گیا۔ لائل پور سے کئی میل ورے ہی لائل پور کے خدام حضور کا استقبال کرنے کے لئے حاضر تھے۔ ربوہ کے خدام لائل پور سرگودھا روڈ پر وقفہ وقفہ سے موجود تھے۔ الغرض لاہور سے لے کر ربوہ تک جا بجا عقیدت و اخلاص کے والہانہ نظارے نظر آتے رہے اور احباب جماعت نہایت عقیدت و محبت سے حضور کی زیارت کا شرف حاصل کر کے حضور کی خدمت میں السلام علیکم کا ہدیہ پیش کرتے رہے۔

ربوہ میں حضور کے استقبال کی تیاریاں

ربوہ میں جونہی یہ اطلاع پہنچی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عنقریب بہ واپسی مرکز سلسلہ میں تشریف لا رہے ہیں مسرت و انبساط کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور اہل ربوہ بصد ذوق و شوق اپنے محبوب امام کی آمد کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ اس غرض سے محترم امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت ایک مستقل کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس کے کنوینر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب مقرر ہوئے یہ کمیٹی صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید، لوکل انجمن احمدیہ انصار اللہ مرکزیہ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نمائندوں پر مشتمل تھی۔ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق یہ طے پایا کہ جس راستے سے حضور ایدہ اللہ نے گزرنا ہے اسے خوبصورت جھنڈیوں آرائشی محرابوں اور دروازوں سے آراستہ کیا جائے۔ اس غرض سے پورے راستہ کو جو بسوں کے اڈے سے گولبازار سے ہوتا ہوا مسجد مبارک تک جاتا ہے مختلف حصوں میں تقسیم کر کے ان کی آرائش کا اہتمام (لجنہ اماء اللہ سمیت) تمام مرکزی تنظیموں کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ تمام تنظیموں نے اپنے اپنے حصہ میں محرابیں بنانے جھنڈیاں لگانے اور خوبصورت قطعات اور دعائیہ فقرات آویزاں کرنے کا اہتمام کیا حتیٰ کہ جب حضور کی تشریف آوری کا وقت ہوا تو تمام راستہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور خوبصورت محرابوں اور موزوں دعائیہ فقرات سے مزین ہو چکا تھا۔

ربوہ میں حضور کا ورود مسعود

پونے دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ کے قافلے کی کاریں ربوہ کی حدود میں داخل ہوئیں حضور کی کار سب سے آگے تھی۔ جونہی یہ کار دریائے چناب کے دونوں پل عبور کر کے ربوہ کی حدود میں داخل ہوئی۔ ربوہ کے اطفال و خدام کے ایک مختصر گروپ نے حضور کی خدمت میں نہایت والہانہ انداز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا عرض کیا۔ اس سے ذرا آگے بڑھے تو بلدیہ ربوہ کی طرف سے بنایا گیا خوبصورت گیٹ نظر آیا جس پر جلی حروف میں یہ لکھا تھا کہ

" اہل ربوہ مسکراتے ہوئے
چہروں کے ساتھ حضور کی خدمت
میں خوش آمدید عرض کرتے ہیں "

جونہی حضور کی کار بسوں کے اڈہ کے قریب پہنچی تو گولبازار کی طرف جانے والی سڑک سے لے کر مسجد مبارک تک پورا راستہ رنگ برنگی جھنڈیوں، خوبصورت محرابوں اور دروازوں سے پیراستہ نظر آیا جن پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "اھلاً و سھلاً و مرحبا"۔ "یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی" اور بہت سے دیگر موزوں دعائیہ فقرات لکھے ہوئے تھے سڑک پر دو رویہ احباب محلہ وار تنظیم کے ساتھ کھڑے تھے۔ اطفال اپنے جھنڈے لئے حاضر تھے جونہی حضور کی کار ان کے قریب سے گزرتی وہ انتہائی محبت و عقیدت کے ساتھ اھلاً و سھلاً و مرحبا اور السلام علیکم عرض کرتے اور حضور ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے سلام کا جواب دیتے رہے۔ جب حضور کی کار مسجد مبارک سے ملحق میدان میں پہنچی تو اس جگہ سائبانوں کے نیچے ربوہ کے منتخب اصحاب حضور کے خیر مقدم کے لئے حاضر تھے جن میں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ متعدد بیرونی جماعتوں کے امراء صاحبان، صدر انجمن احمدیہ کے ناظر و تحریک جدید کے وکلاء افسران صیغہ جات فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان اور ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اور تمام مرکزی تنظیموں کے نمائندگان شامل تھے۔ جب حضور نے کار سے باہر قدم رنجہ فرمایا تو سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے بطور قائم مقام امیر مقامی حضور کے گلے میں پھولوں کا ہار پہنایا۔ بعد ازاں محترم صوفی غلام محمد صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نمائندہ تحریک جدید، محترم شیخ مبارک احمد صاحب نمائندہ انصار اللہ مرکزیہ محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی نمائندہ وقف جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نمائندہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور محترم چوہدری بشیر احمد صاحب نمائندہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حضور کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے اطفال الاحمدیہ ربوہ کے دو بچوں نے بھی جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے بہترین طفل قرار دیئے گئے تھے حضور کی خدمت میں ہار پیش کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ اصحاب کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا جس کے بعد حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور یوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ مبارک سفر یورپ جو ۱۳؍ جولائی ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک دنیا میں قرآنی انوار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی غرض سے حضور نے اختیار فرمایا تھا نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس تاریخی سفر کے زیادہ سے زیادہ نیک اور بابرکت نتائج ظاہر فرمائے جن کے نتیجہ میں دنیا کے ہر گھرانہ اور ہر فرد تک قرآن عظیم کی انمول روحانی دولت پہنچ جائے اور اس سے مستفیض ہو کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے آمین ثم آمین۔

اخبار احمدیہ

۱۔ ربوہ ۲۷؍ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ سفر کی تکان کی وجہ سے چکروں کی تکلیف ہے،

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

۲۔ ربوہ ۲۷؍ تبوک۔ راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت سے آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لندن انگلستان میں تین سال تک تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد ۲۵؍ ماہ تبوک ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۳ء کو رات ۹ بجے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا ان کے لئے مبارک کرے اور انہیں ہمیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

۴۔

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۲۵؍ ستمبر ۱۹۷۳ء بروز منگل محترم چوہدری عبد الحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے محترم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب خلف الرشید محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ الحمید سعدیہ بنت محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم بولائت مکرم چوہدری حمید احمد صاحب باجوہ چک ۸۸ ج ب لائل پور ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم ۱۲۰۰۰/- روپے حق مہر پر بمقام لاہور کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین